



سوال

(199) روزہ افطاری میں جلدی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں عام طور پر غروب آفتاب کے بعد احتیاطاً دو تین منٹ روزہ افطار کرنے میں انتظار کیا جاتا ہے، اس ”احتیاط“ کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے کہ افطاری کا وقت غروب آفتاب ہے اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر کبھی بھار ایک دو منٹ تاخیر ہو جائے تو چنداں حرج نہیں، البتہ احتیاط کے پیش نظر ہمیشہ تاخیر کرنا مکروہ بلکہ ممنوع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”جب ادھر رات آجائے اور ادھر دن چلا جائے اور سورج بھی غروب ہو جائے تو روزے دار کو روزہ افطار کر دینا چاہیے۔“ [صحیح مسلم، الصیام: ۱۱۰۰]

حضرت ابو عطیہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت مسروق ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو ایسے ہیں کہ ایک جلدی روزہ افطار کرتے ہیں اور جلدی نماز پڑھتے ہیں جبکہ دوسرے تاخیر سے روزہ کھلتے ہیں اور نماز بھی تاخیر سے ادا کرتے ہیں۔ (ان میں کون سنت کے مطابق عمل کرتا ہے؟) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا کہ جلدی کرنے والا کون ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح عمل کرتے تھے، یعنی ان کا عمل سنت کے عین مطابق ہے۔ دوسرے صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں۔ [صحیح مسلم، الصیام: ۱۰۹۹]

افطاری جلدی کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”لوگ اس وقت تک خیر و برکت میں رہیں گے جب تک افطاری کرنے میں دیر نہیں کریں گے۔“ [صحیح بخاری، الصیام: ۱۹۵۷]

ابن حبان کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غروب آفتاب کے بعد احتیاطاً کا بہانہ بنا کر دیر کرنا یہود و نصاریٰ کا شیوہ ہے، چنانچہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ”یہود و نصاریٰ تاخیر سے افطار کرتے ہیں تم روزہ جلد افطار کیا کرو۔“ [صحیح ابن حبان: ۶/۲۰۹]

بلکہ ایک روایت میں مزید وضاحت ہے کہ ”میری امت کے لوگ اس وقت تک میرے طریقے پر گامزن رہیں گے، جب تک وہ روزہ افطار کرنے کے لئے ستاروں کے چمکنے کا انتظار نہیں کریں گے۔“ [پہنقی: ۳/۲۳۸]



احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک امتیازی وصف بایں الفاظ بیان ہوا ہے کہ وہ افطاری جلدی کرتے اور سحری دیر سے تناول فرماتے تھے۔ [ترمذی، کتاب الصوم]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے متعلق افطار کا عمل اس قدر جلدی ہوتا کہ آپ دوسروں کے احتیاطی رویہ کو مسترد فرما دیتے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ماہ رمضان میں سفر کر رہے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ”سواری سے اتر کر ستوتیار کرو۔“ عرض کیا گیا کہ ابھی تو دن کی روشنی نظر آرہی ہے ذرا تاخیر کر لی جائے تو بہتر ہو گا آپ نے فرمایا: ”سواری سے اتر کر ستوتیار کرو۔“ چنانچہ آپ کے لئے ستوتیار کیے گئے۔ آپ نے انہیں نوش فرمایا، اس کے بعد وہی الفاظ استعمال کئے جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ [صحیح مسلم، الصیام: ۱۱۰]

احادیث کے پیش نظر ہمیں چاہیے کہ جب سورج غروب ہونے کا اطمینان ہو جائے تو روزہ افطار کر دینا چاہیے، احتیاط کے پیش نظر دیر کرنا صحیح نہیں ہے۔ اسے یہود و نصاریٰ کی علامت بتایا گیا ہے۔ [واللہ اعلم بالصواب]

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 234